بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانوں کی ہندوستان

میں موجودہ

صورتحال اور ان کا حل

مؤلف

حجۃ الاسلام مولانا سید تقی رضا عابدی

ناشر

حسینی دار الاشاعت

موجودہ دور میں مسلمان جس حالات زار سے صہیونی ونصرانی سازشوں کے سبب گذر رہے ہیں اس سے سب ہی واقف ہیں بالخصوص ہندوستان کا مسلمان جو، ہر اعتبار سے پسماندگی کا شکار ہے۔ معاشی بدحالی، غربت، افلاس، بھوک ناخواندگی اور بے روزگاری نے اسے پریشان کر رکھا ہے۔ مسلمانوں سے خود اپنے ہی ملک میں حکومتیں سوتیلا سلوک کرتی آرہی ہیں۔ بے شمار مسلمان بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہیں، سر چھپانے کا ٹھکانہ تک نہیں ہے، تعلیمی اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ ملازمت میں تعصب برتا جا رہا ہے۔ جہالت ناخواندگی نے مسلمانوں کے بچوں سے اخلاق چھین لیا ہے۔ جاگیرداروں اور منصب داروں سے ان کا مال واسباب چھین لیا گیا۔ نازونعم میں پلنے والا مسلمانوں کا ایک طبقہ جو خوش حال زندگی گذار چکا ہے اور زندگی کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو چکا ہے وہ اب بے سر سامانی اور آشفتہ سری کی زندگی گذار رہا ہے۔

معاشی و تعلیمی پسماندگی کی وجہ سے ملازمتوں کے حصول سے دوسری قوموں سے مسابقتی دوڑ میں پیچھے ہے۔ مزید برایں تعصب انھیں کمزور کرتا جا رہا ہے۔
تجارتی منڈیوں میں بھی امتیازی سلوک برتا جا رہا ہے۔ نہ عوامی تعاون اسے مل پاتا ہے اور نہ حکومت کی مدد، غم وغصہ میں ڈوبا ہوا مسلمان اپنے ہی گریبان میں منہ چھپا کر ارو رہا ہے۔ غربت، خوف، تشدد اور ناانصافی نے اس کی کمر توڑ رکھی ہے۔ احساس کمتری اس کے اندر پیدا بڑھتا جا رہا ہے۔ ہندوستانی مسلمان کا بھروسہ حکومت پر سے اٹھ چکا ہے۔ وہ جس طرف بھی نظر اٹھاتا ہے مایوسی ہی مایوسی دیکھائی دیتی ہے۔ کہیں کوئی اجالا نظر نہیں آتا۔ ان کا کوئی خیر خواہ نہیں ہے خود ان کے علماء، دانشور اور قائدین ذاتی مسائل میں اس طرح گرفتار ہیں کہ وہ قوم وملت کی مجبوری کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔..........

اگر کوئی قائد اٹھتا ہے تو کوئی اس پر بھروسہ اور اعتماد نہیں کرنا چاہتا۔ اب آپ ہی بتائیں راہ حل کیسے ڈھونڈی جائے، منزل کا پتہ کیسے معلوم ہو؟ بس ایک ہی صورت حال باقی رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ عوام خود بیدار یہ ہوں ایسے رہبر کو تلاش کریں جو ان کی حالت کو

بدلنے کے لئے ایک مضبوط راہ عمل کے ساتھ پیدا عمل میں قدم رکھے۔مخلص مصلحین قربانیاں دیکر قوم وملت کی فلاح و بہبود کیلئے کوشش کریں۔

افلاس اور بد بختی ہندوستانی مسلمانوں کا مقدر بن جا رہی ہیں۔مسلمانوں میں پیدا ہو چکی مایوسی غفلت، سستی، پستی ہمتی کا سبب بنتی جا رہی ہے۔اس حال میں اس کے املاک اور اوقاف بھی لوٹ لئے جائیں تو اسے خبر نہیں ہوگی یوں تو وہ ہر اعتبار سے کمزور ہو چکا ہے۔اس غفلت سے بیدا کرنے کے لیے مساجد اور امام بارگاہوں کے منبروں سے قومی شعور پیدا کیا جائے اور ہر دولت مند کو چاہیے کہ کچھ نا خواندہ بچوں کی اسکالرشپ کی ذمہ داری قبول کریں اور ان کی معاشی بدحالی کو برطرف کریں۔علمی اداروں کا قیام وجود میں لائیں، تعلیمی وظیفے جاری کئے جائیں۔ہر عالم دین سو (100) یا سو سے زائد گھروں کی نگہداشت کریں اور ان پر نگرانی رکھیں ان کے مسائل حل کریں دار القضاء کا ہر محلّہ میں قیام وجود میں لائیں تا کہ ہمارے مسائل حکومتی عدالتوں کے حوالے نہ ہوں اور وکیلوں اور عدالتوں کی فیس میں ملت کی رقم کا زیاں نہ ہو۔ہمارے تاجر ایک دوسرے کی مدد کریں۔ہر مسلمان جو خوش حال ہے وہ غریب بھائی کی مدد کیلئے آگے آئے۔حکومت پر زور ڈالا جائے کہ مسلمانوں کیلئے اعلیٰ تعلیم کا انتظام کیا جائے اور ان کیلئے خاص طور پر مضبوط تعلیمی نظام قائم کیا جائے، ایسے اسکول کھولے جائیں جس میں غریب خاندانوں کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دی جائے ہر مسلمانوں کے لئے کچھ خاص انتظام کیا جائے۔اگر حکومت اس سلسلہ میں آمداً تجاہل برتی ہے تو مسلمان خود اپنے بل بوتے پر ایسے کارگر دادارے اور انجمنیں قیام کریں جو ان امور کی طرف توجہ کریں۔اگر اس تعلق سے غفلت برتی جائے گی تو مسلمانوں مستقبل تاریکوں میں ڈوب جائے گا۔چنانچہ ہم حکومت پر انحصار رے زیادہ خود انحصاری کے سامان پیدا کریں۔

چھوٹی اور گھریلو صنعتیوں کو متعارف کروا کر معاشی بدحالی کو دور نہ کیا گیا تو ہندوستان کا مسلمان معاشی بدحالی کے بوجھ تلے دب کر مر جائے گا اور کوئی اس کا جنازہ اٹھا

نے والا تک نہ ہوگا۔دولت مندوں کے اسراف اور ان کی فضول خرچی کمزور مسلمانوں کا منہ چڑا رہی ہے۔اور ان کے اندر احساس کمتری پیدا کر رہی ہے اور دولت مندوں کا غریبوں سے رشتہ ٹوٹتا جارہاہے۔دولت مندوں کے مکانات غریبوں کی بستی سے دور ہوتے جارہے ہیں جسکی وجہ سے ہمسایہ کسی ہمسایہ کا خیال نہیں رکھ پاتا ہے۔غریب مسلمان لڑکی کے چہرہ پر مایوسی کی دھول جمی ہوئی ہے اور اس کے سر پر تاریک بادل منڈلا رہے ہیں۔وہ کبھی عروسی کا خواب بھی اپنے آنکھوں میں بسا نہیں سکتی۔بے حیاء لڑکے ان پر شادی کے اخراجات کا بوجھ ڈالتے ہیں اور جہیز کا ڈمانڈ کرکے ان کو ذلیل ورسوا کرتے ہیں اور لڑکی کا باپ اپنی بیٹی کی خوشی کیلئے اپنا گھر دار سب کچھ بیچ دیتا ہے اور سود کی لعنت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔اگر ان سب کا تدارک جنگی خطوط پر نہ کیا جائے تو اس سرمایہ دار ملک میں مسلمان ہمیشہ کیلئے اپنا تشخص کھودیگا۔سب سے بڑھ کر مرفع حال مسلمان خود اپنے مسلمان بھائی پر ترس نہ کھائے تو بھلا بتائیں کون اس پر ترس کھائے گا۔دوسری طرف بڑی طاقتیں مسلمانوں میں انتشار برپا کرنا چاہتی ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے کہ اگر ہندوستان میں مسلمان متحد ہو جائیں گے تو ملک سے اپنے مطالبات منوانے کے لیے سینہ سپر ہو جائیں گے تو مسائل مزید سنگین ہو جائیں گے اور انتشاری قوتیں ان کا ناجائز فائدہ اٹھائیں گی۔لہٰذا بہتر ہوگا کہ حکومتیں قانونی حکمرانی کو رواج دیں اور ملک کے سکیولر ڈھانچہ کی حفاظت کریں۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے ائے ہندوستان والو
داستان تک نہ ہوگی تمہاری داستانوں میں

☆☆☆☆☆